پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳ | مطبوعہ ۱۶ جنوری ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عہ
ایضاً دو کاپیوں سے زیادہ ایکہی شخص کے نام فی کاپی عہ
" ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مُفت دیجائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

اگر بقول مفسر قرآن یہودا کی صورت مسیح کی صورت سے بدل گئی تو متی رسول کے اِس بیان کا کیونکر اہل اسلام فیصلہ کرینگے جو ۲۷ باب ۳ - آئت سے پانچویں تک صاف صاف لکھا گیا ہے کہ "تب یہودا جسنے اُسے پکڑوایا تھا دیکھکر کہ اُسپر قتل کا فتوی ہوا پچھتایا اور وے تیس روپے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس پھیر لایا اور کہا میںنے خطا کی کہ خون بیگناہ کو حوالے کیا پر وے بولے ہمیں کیا تو دیکھ اور وہ روپے ہیکل میں پھینک کر چلا گیا اور جاکر آپکو پھانسی دی"۔ متی کے اِس بیان کی تصدیق پطرس کی گواہی سے بھی جو صعود مسیح کے بعد تخمیناً ایک سو بیس مسیحیوں کے بیچ میں دی پائی جاتی ہے کہ اُسنے بدکاری کی مزدوری سے کھیت مول لیا اور اوندھے مُنہہ گرا اور اُسکا پیٹ پھٹ گیا اور اُسکی ساری انتڑیاں نکل پڑیں اور یہہ یروشلم کے سب رہنے والوں کو معلوم ہوا یہانتک کہ اُس کھیت کا نام اُنکی زبان میں حقلدما ہوا یعنی خون کا کھیت - اعمال پہلا باب ۱۶ - آیت سے ۱۹ تک +

اب ہم پلاطوس کی بارگاہ میں اِس متنازع شخص کی باتوں کی نسبت اپنے بھائیوں گرفتار شبہ ہُم سے چند سوالات کرنا چاہتے ہیں اور اُمید ہے کہ حق پر نظر رکھ کے اُنکو اپنے دلہائے انصاف پسند سے سوچیں - بقول شخصے دل سب کا مُنصف ہوتا ہے اگر ہم حق پر ہیں تو وے ہمارے ساتھ اقرار کریں کہ فی الواقع مسیح مصلوب پر گنہگار آدمزاد کی نجات مُنحصر ہے ورنہ تمام پیشگوئیاں اور اقوال انجیل جو بچشم دیدہ گواہوں سے قلمبند ہوئے سب باطل ٹھہرینگے اور یہہ مطلق غیر ممکن ہے +

ہم ناظرین نور افشاں کو اِس حقیقت پر متوجہ ہونیکی درخواست کرتے ہیں کہ اُن میں سے اکثروں کے ذمہ فی الحال ۱۸۹۰ء کے لئے قیمت اخبار باقی ہے اور بعض صاحبان نے ابتک ۱۸۸۹ء کی قیمت بھی ادا نہیں کی - جن صاحبوں کے ذمہ بقایا ہے اُنکے پاس نوٹس بھیجے گئے بعض نے منی آرڈر کے ساتھ جواب ارسال فرمایا اور بعض نے بغیر منی آرڈر فقط آئندہ ارسال کے وعدہ پر جواب تحریر کیا - ہم اُمید کرتے ہیں کہ جن صاحبان کے ذمہ بقایائے سابقہ واجب الادا ہے فوراً مع قیمت اخبار سال رواں براہ مہربانی بھیجدینگے اور زیادہ خریداران نور افشاں کے بہم پہنچانیکی کوشش کرکے اشاعت اخبار کو ترقی دینگے - جو صاحب اجرائے نور افشاں کے لئے درخواست بھیجیں مناسب ہے کہ منی آرڈر ساتھ ارسال کریں بغیر ارسال منی آرڈر ہم کسی کے نام نیا اخبار جاری نہیں کرینگے +

رُباعی

دُنیا یہہ عجب سرائے فانی دیکھی
جو شے ہے جہاں میں آنی جانی دیکھی
جو آکے نجائے وہ بُڑھاپا دیکھا
جو جاکے نآئے وہ جوانی دیکھی

مراسلات

بائبل کا الہامی ہونا

(سلسلہ کیلئے دیکھو نور افشاں نمبر ۲ جلد ۱۴)

کافروں کے اسکی بابت نہایت عجب خیال ہیں مجھکو یاد ہے کہ میں نے (مال بروسیچوسٹس) ایک اخبار میں ایک کافر کا لکھا ہوا آرٹیکل پڑھا جس میں یہہ لکھا تھا کہ ۳۲۵ء میں نیس کی کونسل نے انجیل کو تالیف کیا اُنکے پاس کچھ انجیلیں اور خطوط تھے جن میں اصل بھی شامل تھے اور نقل بھی پران دونوں میں کوئی تمیز نہیں کر سکتا تھا اس لئے اُنہوں نے سب کو فرش پر رکھدیا تھا اور یہہ دعا کی کہ اچھی اچھی کتابیں عطائے ربانی کی میز پر چلی جاویں۔ اور خراب خراب زمین پر پڑی رہیں اس طرح سے یہہ انجیل جواب موجود ہے تالیف کی گئی تھی اس قسم کی خرافات کا کافروں کو نگلنا اور ہضم کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ یہی بات مختلف کافرانہ کتابوں میں ملسکتی ہے جو کافر کتب فروش اب چھاپتے ہیں یہہ لکھنے والا کہتا تھا کہ یہہ بیان (پیپس) نے لکھا ہے جو کہ پچھلے زمانہ کا عیسائی پادری تھا میں نے ایک لکچر میں جواب دیا کہ اس روائت میں ایک مشکل ہے یعنی یہہ کہ پیپس نیس کی کونسل سے ایک سو پچاس برس پیشتر مر کر دفن ہو چکا تھا شاید انکو یہہ خبر روحوں سے ملی ہو اور اس لئے وہ اسکو کوئی بڑا اعتراض نہ سمجھے اس شخص نے کھڑے ہو کر یہہ بیان کیا کہ یہہ وہ پیپس نہیں ہے بلکہ ایک اور پیپس ہے جو ایک گمنام سا پادری تھا۔ جو کہ چوتھی صدی میں تھا۔ میں نے اسے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ گمنام تھا۔ اور اسقدر گمنام تھا کہ کبھی کسی شخص نے اس کا ذکر نہیں سُنا دریافت کرنے سے یہہ معلوم ہوا کہ ایک جرمن رومن کیتھولک پادری مسمی جان پاپس نے جو ۱۶۰۱ء میں مر گیا اس روائت کو ایک پرانی یونانی قلمی کتاب میں پایا تھا جسکا نام سماڈیکس تھا اور جو ۸۷۰ء کے قریب تاریک زمانہ میں کسی پرانے فسانہ نویس نے لکھا تھا۔ یعنی نیس کی کونسل کے ممبروں کے دفن ہو جانے سے پانسو سے زیادہ برس بعد یہہ روایت جسکی بابت کوئی نہیں جانتا کہ کب یا کہاں یا کسنے لکھی دور و نزدیک کے کافر بطور نئے عہد نامہ کی اصلیت کے بیان کے مانتے اور چھاپتے رہتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایسی جھوٹی روائیتوں کو مانتے اور پھیلاتے پھرتے ہیں۔ عیسائیوں کو بیوقوف کہتے ہیں کیونکہ وہ بائبل کو مانتے ہیں۔ میرے کتب خانہ کی الماری کے ایک خانہ میں بیس بائیس جلدیں ہیں جنہیں مختلف عیسائی مصنفوں کی لکھی ہوئی قریب بارہ سو صفحہ کے ہیں جو ۳۲۵ء سے جبکہ نیس کی کونسل ہوئی تھی پہلے کی لکھی ہوئی ہیں ان میں سے بہت سی کتابیں بائبل کی آیتوں سے پُر ہیں۔ ان مصنفوں کے پاس بھی وہی کتابیں تھیں جو ہمارے پاس ہیں وہ بھی انہی عبارتوں کا حوالہ دیتے ہیں جنکا ہم دیتے ہیں اور انہیں انجیلوں اور خطوط سے انتخاب کرتے ہیں جنسے کہ ہم کرتے ہیں (آرجن) جس نے نیس کی کونسل سے ایک سو برس پہلے لکھا نئے عہد نامہ کی تمام کتابوں میں سے پانچ ہزار سات سو پچاس حوالے دیتا ہے (ٹیٹس) ۲۰۰ء میں ہزار سے زیادہ (کلیمنٹ) ۱۹۴ء میں ۲۴۰۰ حوالے دیتا ہے (ایرنیس) جس نے ۱۷۸ء میں لکھا ۷۶۷ حوالے دیتا ہے (پالکاپ) جو ۱۶۵ء میں چھیاسی برس یسوع کی خدمت کر کے شہید ہوا ایک خط میں چھتیس حوالے دیتا ہے (جسٹن مارٹر) نے بھی جس نے ۱۴۰ء میں لکھا نئے عہد نامہ کا حوالا دیا ہے۔ اور ان بت پرست اور کافر مصنفوں کا کیا ذکر ہے مثلاً (سلسس) جس نے ۱۵۰ء اور (پارفری) جس نے ۲۷۰ء میں لکھا جو انہی حوالوں میں بیسیوں حوالے دیتے ہیں جو اسی بائبل میں پائے جاتے ہیں جو ہمارے پاس ہے۔ لارڈ (ہیلز) کو جو سکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا دریافت کرنے سے معلوم ہو گیا کہ تیسری صدی کے آخیر تک عیسائی پادریوں کی تصانیف سے جو اب دُنیا میں موجود ہیں کُل نیا عہد نامہ سوائے قریب گیارہ یا بارہ آیت کے نکل سکتا ہے اس لئے اگر نیس کی کونسل کے زمانہ میں نئے عہد نامہ کی کل جلدیں جاتی رہتیں تو کل کتاب ان پچھلے زمانہ کے عیسائی پادریوں کی تصانیف میں سے لکھی جا سکتی تھی جو اس کتاب کا اسیطرح حوالہ دیتے ہیں جسطرح کہ ہم دیتے ہیں۔ اور جو ہماری طرح اسکو مانتے تھے اور اب کافر یہہ کہتے ہیں کہ نیس کی کونسل نے نئے عہد نامہ کو تیار کیا۔ تو تم یہہ بھی کہہ سکتے ہو کہ کسی شہر کی کمیٹی نے ملک یا سٹیٹ کے قانون بنائے ہیں صرف اسواسطے کہ اُنہوں نے کہا کہ ہم نے انکو منظور کیا۔ نئے عہد نامہ کی کتابیں رسولوں کے پاس سے آئیں جنہوں نے انکو لکھا اور اُنکو حفاظت سے رکھا۔ اور وہ نیس کی کونسل کے ہونے سے مدت پہلے عیسائی گرجاؤں میں علانیہ طور پر پڑھی جاتی تھیں (ٹیٹس) ۲۰۰ء میں لکھتا ہے کہ اگر تم نجات کے معاملہ میں اپنے شوق سے کچھ فایدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو رسولوں کے گرجاؤں کو جاکے دیکھو جہاں کہ رسولوں کی اپنی کرسی ابتک اُنکی جگہہ موجود ہے جن میں انکے ہاتھ کے لکھے ہوئے خطوط پڑھے جاتے ہیں جنمیں سے اُنکی آواز اور اُنہیں سے ہر ایک کے چہرہ کا نقشہ کھنچا ہوا ہے کیا (اکیا) تمہارے نزدیک ہے تو تم کارنتھ میں جا سکتے ہو اگر مقدونیہ تم سے بہت دور نہیں ہے تو تم فلپی اور تسلونیقیا کو جا سکتے ہو اگر تم ایشیا کو جا سکتے ہو تو افسس میں چلے جاؤ لیکن اگر اٹلی تم سے نزدیک ہے تو تم روم میں چلے جاؤ ان رسولوں کے گرجاؤں میں انجیلیں خود ان شخصوں نے رکھیں جنہوں نے خود انکو لکھا اور خطوط ان لوگوں نے لکھے اور انپر دستخط کئے جنکو وے اچھی طرح سے جانتے تھے پولوس نے یہہ لکھا کہ میرا پولوس کا سلام جو میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا جو ہر خط میں میرا نشان ہے میں یوں لکھتا ہوں اب ان مصنفوں نے کن باتوں کی گواہی دی تھی اُنہوں نے اُن باتوں کی گواہی دی جو وہ اچھی طرح جانتے تھے یوحنا رسول یہہ نہیں کہتا کہ ہم اُن چیزوں کی خبر دیتے ہیں جنکو ہم نے خواب میں دیکھا یا خیال کیا یا قیاس کیا بلکہ یہہ کہتا ہے کہ وہ اس زندگی کے کلام کی بابت جو شروع سے تھا جسے ہم نے

سُنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ہاتھ لگا دیکھا ہمارے ہاتھوں نے چھوا یہہ اُنکی گواہی تھی۔ اُنہوں نے اسباب کی گواہی دی کہ ہم نے مسیح کی زندگی اور موت کو دیکھا۔ اور ہم نے اُسکو مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد دیکھا اور اُسکے ہاتھ اور پاؤں کو چھوا اور میخوں کے نشان اور برچھیوں کے زخم دیکھے اور کہ ہم ان باتوں کو جانتے اور کہ ان باتوں کی گواہی دیتے ہیں اور انہوں نے مسیح کی جو مُوا اور مردوں سے جی اُٹھا منادی کی۔ جب لپاؤ نے جو فرانسیسی ڈایرکٹری کا ممبر تھا (ٹالرینڈ) کے پاس اس امر کی شکایت کی کہ میرا نیا مذہب (تھیوفلانتروپی) لوگوں میں تھوڑا ترقی پاتا ہی (ٹالرین) نے کہا اگر یہہ کام تمکو مشکل معلوم ہوتا ہی تو کچھ تعجب نہیں ہی۔ نئے مذہب کا نکالنا آسان بات نہیں ہی۔ لیکن میں تمکو ایک بات بتلاتا ہوں اور پھر شاید تمہارا مطلب پورا ہو جائے گا (لپاؤ) نے شوق سے پوچھا کہ وہ کیا ہی (ٹالرین) نے جواب دیا یہہ ہی جاؤ صلیب پر لٹکائے جاؤ اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھو اور پھر طرح طرح کے معجزے کئے جاؤ مُردوں کو جلاؤ بیماروں کو چنگا کرو دیؤں کو نکالو اور پھر ممکن ہی کہ تمہارا مطلب پورا ہو وہ فیلسوف چپکے سے چلدیا اور کبھی کسی کا نے ان شرطوں کو پورا نہیں کیا لیکن خداوند یسوع مسیح مُوا اور مُردوں میں سے جی اُٹھا اور رسولوں نے ان باتوں کے پھیلانے میں تمام چیزوں کا نقصان بلکہ جان کا نقصان اُٹھایا اور انکی یہہ گواہی اس کتاب میں مندرج ہی۔ پھر رسول نبیوں کا حوالا دیتے ہیں اور نبی زبور کا اور توریت کا جو کوہ سینا پر سے دی گئی تھی اور اسیطرح ہم ایک کتاب سے دوسری کتاب کا حوالہ پاتے ہیں اور آخر پیدایش کی کتاب تک پہنچ جاتے ہیں اور اس میں کسی شخص یا کسی چیز کا حوالہ پایا نہیں جاتا گویا تم سوتے تک پہنچ جاتے ہو۔ لیکن شاید کوئی کہے کہ میں جانتا ہوں کہ بائیبل سچی تواریخ ہی پر اس سے اسکا الہامی ہونا پایا نہیں جاتا ہی سچی تواریخ لکھنے کیواسطے الٰہی الہام کی ضرورت نہیں سو تم ایسا خیال کرتے ہو کہ سچ بولنا آسان ہی کاش کہ تم اوروں کو بھی یہہ خیال دلا سکتے بہتر کہ تم ان اخباروں کو جو آگلے زمانے میں چھپے نقلی تھیں ملاحظہ کرو اور دیکھو اگر تم سچ بولنے کیواسطے بلکہ جو لکھا جا چکا ہی اُسکے جانچنے کیواسطے الٰہی الہام کی ضرورت پاتے ہو یا نہیں کسی بات کی سچائی تک پہنچنا نہایت مشکل ہی۔ بائیبل کی بعض باتیں ایسی ہیں جنپر میرے نزدیک الہیت کا نشان پایا جاتا ہی شاید کوئی منکر کہے کہ بائیبل میں کسی بڑے گنہگاروں کا ذکر پایا جاتا ہی نوح کا جو متوالا ہوا۔ داؤد کا جسنے خون کیا سلیمان کا جو بت پرست تھا پطرس کا جسنے اپنے خداوند کا انکار کیا اور یہودا کا جسنے اُسکو تیس روپیہ کے بدلے بیچڈالا۔ یہہ لوگ جنکا بائیبل میں اتنا ذکر ہی کیا خوب آدمی ہیں اچھا تم کیسے آدمیوں کا ذکر بائیبل میں پانیکی اُمید کرتے ہو نوح متوالا ہوا اس میں کوئی تعجب کی بات ہی کیا اور آدمی متوالا نہیں ہوتے۔ پطرس نے لعنت دی اور کفر بکا کیا اور آدمی لعنت نہیں دیتے اور کفر نہیں بکتے یہودا نے اپنے خداوند کو جسنے یہہ کہا کہ میں نے تمہیں بارہ کو چنا اور ایک تم میں سے شیطان ہی بیچا کہا تم ان دنوں میں بھی کلیسیا میں یہودا جیسے آدمی نہیں پاتے بارہ میں سے ایک چور اور نمکحرام تھا اور کیا ایسے آدمی اس حساب سے اب نہیں پائے جاتے لیکن معلوم ہوتا ہی کہ تم خیال کرتے ہو کہ بائیبل میں ایسے آدمیوں کا ذکر ہونا چاہیے۔ جو غلطیوں اور کمزوریوں اور گناہوں سے پاک ہوں۔ سنڈے سکول کے طالب علموں کی کتابوں کے پڑھنے سے جنمیں اکثر اچھے لڑکوں کا جو اکثر چھوٹی عمر میں مرجاتے ہیں ذکر پایا جاتا ہی یہہ خیال پیدا ہوا ہوگا۔ یا اچھے آدمیوں کی سوانح عمری کے پڑھنے سے جنکو پڑھکر تم دل میں آرزو کرتے ہو کہ کاش کہ میں اس آدمی کے مانند ہوتا۔ لیکن یہہ کبھی نہیں ہو سکتا نہیں میں جانتا ہوں کہ تم کبھی نہیں ہوگے لیکن اگر تم کو اس آدمی کا سارا حال معلوم ہوتا تو ایسی آرزو تمہارے دل میں پیدا نہ ہوتی + (باقی آیندہ)

خلاصہ لیکچر پنڈت پان سناتن دھرم

اور

لودیانہ میں سناتن دھرم سبھا کا قایم ہونا

عرصہ تین سال کا ہوا کہ سناتن دھرم سبھا قایم کرنیکیلئے اس شہر میں جلسے ہوئے تھے لیکن سبھا قایم نہ ہوئی تھی پر اب پنڈتوں کی سعی و کوشش سے جو اس مطلب کے لئے دور دور سے لودیانہ میں فراہم ہوئے اور خصوصاً پنڈت دین دیال سناتن دھرم سبھاؤں کے سکرٹری کی کوشش سے سبھا قایم کی گئی جسکی مختصر کیفیت ہدیہ ناظرین کرتا ہوں +

شہر کے گلی کوچوں میں اشتہار چسپاں کئے گئے کہ سناتن دھرم سبھا کا جلسہ ہوگا اور بڑی دھوم دھام سے پنڈت صاحبان کا جو دیگر شہروں سے تشریف لائے تھے ریل اسٹیشن پر استقبال ہوا اور بگھیوں پر بٹھلا کر شہر میں لائے گئے اور دوسرے دن اُنہوں نے لیکچرز دئیے یوں تو متواتر تین روز تک لیکچرز ہوئے پر یکم جنوری کے جلسے کی کارروائی کی کیفیت جو کہ کمترین نے بچشم خود دیکھی ناظرین نور افشاں کے لئے مختصراً لکھتا ہوں +

یکم جنوری کو قریب ۱½ بجے دن کے سبھا کی کارروائی شارلٹ ہسپتال کے قریب ایک بڑے شوالے میں شروع ہوئی۔ آدمیوں کا انبوہ کثیر تھا اور مستورات بھی مکانات کی چھتوں پر جمع ہو گئیں تھیں۔ بہت سے پنڈت جو دور دور سے تشریف لائے جمع تھے۔ پنڈت دین دیال صاحب اس جلسے کے چیرمین تھے۔ شام تک جلسہ رہا ۹ پنڈت وکھیان سُنانے کو کھڑے ہوئے۔ پر سبکا مضمون ایک نہ تھا۔ اُنکی تقریرات کا خلاصہ ذیل میں ہی +

اول ایک پنڈت صاحب ایک میز کے پاس جو بیچ میں رکھی

گئی تھی اور جسپر کچھ پھول گلاب وغیرہ کے گلاسوں میں سجائے ہوئے تھے کھڑے ہوئے۔ اول اُنھوں نے دھرم یعنی ایمان یا مذہب کے نہائت عزیز ہونیکے بارے میں چند کلمات کہے اور پھر انسان کے اشرف المخلوقات ہونیکی بابت کچھ کہا۔ اور بعد اسکے چار برنوں برہمن کھتری ویس اور شودر اور تین آسرم یعنی برہمچاری۔ گھرستی اور بان پرست یا سنیاسی کا بیان کیا۔ اور اُنکے علیحدہ علیحدہ کرم بیان کئے اور سنسکرت کے اشلوک سُنائے اور دیر تک اسبات پر زور دیتے رہے کہ یہہ پرم پرا (قدیم) کی باتیں ہیں ہمکو ترک نہ کرنی چاہئیں۔ بلکہ اُنکی پیروی کرنا چاہئے

پھر دوسرے پنڈت صاحب کھڑے ہوئے۔ اُنھوں نے بھی برنوں کے بارے میں بہت کچھ کہا جسکا خلاصہ یہہ تھا کہ برنوں میں کسیطرح کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ جو برہمن پیدا ہوا وہ برہمن ہے اور جو کھتری پیدا ہوا ہے وہ کھتری ہے۔ اور گُنوں سے کوئی برہمن کہا نہیں جا سکتا اور وید کے اشلوک سُنائے اور از روئے وید ایک دلیل دی۔ کہ آٹھ برس کے لڑکے کے جنیئو ڈالنے کا حکم وید میں ہے اور جبکہ یہہ حکم ہے تو صاف ظاہر ہے کہ اُس عمر میں لڑکے کو کچھ بُدھ یعنی عقل نہیں ہوتی تو اُسوقت اسکو کرم کے سبب سے نہیں بلکہ برن کے سبب جنیئو پہنایا گیا۔ پھر مورتی پوجن کی بابت کچھ بیان کیا۔ اور وید سے مورتی پوجن ثابت کیا۔ اور سکرٹری سناتن دھرم سبھا نے اُنکی باتوں کی تائید کی اور فرمایا کہ گسائیں جی نے سب سچ کہا ہے۔ کیوں نہو "خواجہ کا گواہ ڈڈو" بات تو جب تھی کہ معترضوں کے جواب بھی سُن لیتے اور تب کہتے کہ ٹھیک ہے۔ سکرٹری صاحب کی تقریر ایک نرالے ڈھنگ کی تھی اور بعض وقت کوئی نہ کوئی عمدہ لطیفہ سُناتے تھے۔ کہ جس سے تمام مجلس میں قہقہا مچ جاتا تھا اور سناتن دھرم کی جے بلواتے تھے

پھر ایک اور صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے مگر بچارے نرے اولڈ فیشن کے برہمن تھے۔ اور آواز بھی دھیمی تھی۔ اپنی پوتھیاں کھول کر کھڑے ہو کر کچھ کہنا شروع ہی کیا تھا کہ رو کے گئے اور خاموش ہو کر ایک کونے میں جا بیٹھے

پھر ایک اور پنڈت صاحب کھڑے ہوئے یہہ ایک خوش شکل خندہ پیشانی جوان تھے تمہید تو ابھی اُٹھائی تھی۔ سناتن دھرم کے زوال اور خرابی کا کچھ بیان کیا تھا جو بالکل درست تھا اور فرمایا کہ سناتن دھرم کی کشتی لہروں میں قریب ڈوبنے کے تھی پر اب اِن سبھاؤں کے وسیلے سے کسیقدر سنبھالی جاویگی۔ اور کچھ تھوڑا کہہ ہی رہے تھے کہ سکرٹری صاحب نے اُنکو بھی ایک گوشے میں بٹھلا دیا۔ کچھ دور ہونیکے سبب سے اچھی طرح پر سُنا نہیں گیا پر سکرٹری صاحب اُس جوان پر غصے ہوئے اور آنکھیں دکھلائیں معلوم ہوا کہ بچارے سے سناتن دھرم کے برخلاف کچھ زبان سے نکل گیا ہو گا

پھر جالندھر سناتن دھرم سبھا کے سکرٹری کھڑے ہوئے یہہ صاحب ہوشیار آدمی معلوم ہوتے تھے اُنھوں نے ایشور کے اوتار دھارن کرنے پر ایک لمبی چوڑی تقریر کی۔ وید کے بہت اشلوک سُنائے۔ جس سے ثابت کیا کہ اوتاروں کا ہونا ضرور ہے۔ اور اوتاروں کی غرض بیان کی اور اثنائے تقریر میں یہہ بھی کہا کہ خدا چاہے تو کسی وجود کو اختیار کرکے اوتار دھارن کر سکتا ہے یہاں تک کہ چاہے تو کتے کا وجود لے سکتا ہے (کیوں نہو باراہ یعنی سؤر کا اوتار تو آپ مانتے ہی ہیں تو پھر اگر کتے کا اوتار بھی ہوتا تو کیا مضائقہ) ایک بڑی عجیب تمثیل پنڈت صاحب نے دی جو یہہ تھی کہ خدا اوتار لیکر اگر ایسی کوئی باتیں کرے جس سے اُسکی صفات میں مثلاً قادر مطلق ہونے میں اور پوتر ہونے میں کچھ فرق آجاوے تو اُسکو بہروپیا جیسی مثال سمجھنا چاہئے۔ کہ جسطرح وہ تماشہ کرتے وقت لنگڑا یا لُنجا ہو جاتا ہے لیکن دراصل وہ ایسا نہیں ہوتا۔ ایسا ہی خدا اوتار دھارن کرکے اگر کسی وجود میں ایسے کام کرے کہ جس سے اُسکی صفت ٹوٹ جاوے تو اسکو مثل بہروپیہ کے سمجھنا چاہئے۔ اسکے بعد جو چوبیس اوتار ہندوؤں میں مانے جاتے ہیں اُنکا ہونا اور ماننا واجب اور درست بتایا

اُسکے بعد اور صاحب کھڑے ہو کر ملکہ معظمہ قیصر ہند کے حُسن انتظام اور رعیت کے امن و امان کا ذکر کرکے شکریہ ادا کیا اور قیصر ہند اور شاہی خاندان کے لئے دعائے خیر دی

پھر سکرٹری صاحب پنڈت دین دیال نے سبھا کے لودیانہ میں قایم ہونے اور چندہ دینے کے بارے میں تحریک کی اور فوراً ایک عمدہ رقم وہیں ایک تھال میں جمع ہو گئی۔ اکثر صاحبان نے سال بھر کا چندہ یکمشت ادا کر دیا۔ اور بعض نے چھہ ماہ کا ادا کر دیا۔ دیر تک چندہ وصول ہوتا رہا۔ لوگوں نے سمجھا کہ اب کوئی لیکچر نہ ہو گا اِس سبب سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور بہت چلے گئے اور بڑا شور ہو گیا۔ پر پھر بھجن شروع ہو گیا اور لوگ متوجہ ہوئے۔ بھجنوں میں بھی وہی باتیں تھیں جو کہ پنڈتوں کی تقریروں میں سُنائی گئیں تھیں

پھر ایک عمر رسیدہ معزز صورت پنڈت صاحب کھڑے ہوئے جنھوں نے چار برن اور مورتی پوجن کا بہت کچھ ذکر کیا اور بہت سے اشلوک وید کے سُنائے اور ثابت کیا کہ سناتن دھرم حق پر ہے اور وید کے مطابق ہے

پھر پنڈت شنکر دت صاحب جو پشاور سے تشریف لائے تھے اور عمدہ گانے والے بھی وہی تھے کھڑے ہوئے۔ اُنھوں نے کچھ بھجن گائے جو اُنکی اپنی تصنیف تھے آواز تو اچھی معلوم ہوتی تھی پر بھجنوں کا مطلب رامچندر اور کرشن کی تعریف کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ اور پنڈت صاحب نے کچھ مختصر سی تقریر بھی کی۔ اسکے بعد ایک آریہ صاحب کہ جنھوں نے کچھ نوٹ ساتھ ساتھ لکھے تھے اُٹھ کھڑے ہوئے اور کچھ کہنے لگے ہی تھے کہ اُسیوقت سکرٹری یا چیرمین صاحب نہائت غصے سے بھر کر اُٹھکر کہنے لگے۔ تم کون ہو تمکو بولنے کا اختیار نہیں۔ تاوقتیکہ تم مجھ سے اجازت نہ لو۔ اُن صاحب نے کہا کہ میں اجازت مانگتا ہوں جواب دیا کہ تحریری درخواست پیش کرو۔ شائد وہ صاحب یہہ بھی کرنے کو تیار ہو گئے کیونکہ اُسوقت اُنکو کچھ بولنے کی بڑی خواہش تھی۔ پر پھر اُسیوقت کہا گیا کہ نہیں ہم تمکو اجازت نہیں دیتے۔ ناچار وہ صاحب خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ سکرٹری صاحب نے غصے میں آکر کہا کہ تم آریاؤں کا یہی چلن دیکھا گیا ہے کہ

جب جلسہ اختتام پر ہوتا ہی تم لوگ اُٹھ کھڑے ہوتے ہو اور کہنے لگتے ہو کہ ہم کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ لیکن جب ہم اشتہار دیتے ہیں کہ کوئی ہم سے بحث کرے۔ تو کوئی چوں نہیں کرتا۔ اب بھی ہم کہتے ہیں کہ اگر آریہ چاہیں تو ہماری طرف سے لودیانہ کے رئیس صاحبان کو اختیار ہے کہ جب مرضی ہو ایک جلسہ قرار دیں اور ہمارے اور آریا کے پنڈت فراہم ہو کر مباحثہ کریں۔ اور سچ اور جھوٹھ کو دریافت کریں پر اس لڑکے کا بولنا اسوقت ایسے مہاتماؤں کے درمیان ایسا ہی جیسا کہ ہزار داستان کے خوش الحان کے مقابل میں ایک زاغ کی کائیں کائیں۔ اسپر سناتن دھرم کے معاونوں نے خوشی کے للکارے مارے اور جلسہ برخاست ہوا+

اے ناظرین کمترین نے سناتن دھرم سبھا کے یکم جنوری کے جلسے کی یہہ تمام کارروائی مختصراً تحریر کی ہے اگر مفصل تحریر کرتا تو یہہ مضمون بڑا لمبا ہو جاتا۔ کمترین کا مطلب اس تحریر سے صرف یہہ ہی کہ اس بات کو ظاہر کروں کہ استنے صاحبان نے جو دھرم جیسے ایک بڑے بھاری کام کے سوچنے کے لئے فراہم ہوئے تھے دھرم کی بابت کیا سوچا اور کیا کہا اور اُنکی تقریرات کا خلاصہ کیا تھا۔ تمام پنڈتوں کی تقریرات کا خلاصہ صرف یہہ معلوم ہوا کہ اُنکا دعویٰ ہی کہ وہ وید کی رو سے حق دھرم پر ہیں۔ اور ذات کا ماننا جسکی آجکل تردید ہو رہی ہی وید سے ثابت ہی۔ اُنکا پوجہ لینا حق اور مورتی پوجن درست ہی۔ اور آریوں کی مخالفت بے سود ہی+

افسوس صد افسوس کہ اس علم و عقل کے زمانے میں کہ جسمیں عقل نے یہانتک علم سے روشنی پائی ہی کہ پرم پرا (قدیم) کی غلطیوں کو لوگ سمجھنے لگے اور وہمی ڈھکوسلے رد ہونے لگے۔ اور لوگ ہر قسم کی باتوں میں ترقی کرنے لگے۔ وہ مُردہ اور بوسیدہ خیالات جو تاریکی اور جہالت کے زمانے میں مُروج تھے اب بھی موجود ہیں۔ یہہ پنڈت صاحبان جو اُس زمانے کے وہمی خیالات والے معلوم ہوتے ہیں۔ کیا اُسی زمانے کے پنڈت تو نہیں۔ جو اس زمانے میں شاید تناسخ کے سلسلے میں آکر جنم دھارن ہوئے ہوں۔ اور زمانے کا یہہ نیا حال دیکھکر اُنہوں نے جنوں میں آکر کہیں بیڑا اُٹھایا ہو کہ ملک کو پہلے وہمی اور خیالی مذہب کی طرف کہ جسکی بنا لالچ اور برہمنوں کے فریب اور ذاتی فائدے پر تھی جس سے کہ لوگ اب اس علم کے زمانے میں نکلنے لگے ہیں۔ اُنہیں بندھنوں کی زنجیر سے پھر باندھ لیں۔ ان پنڈتوں کو اگر وہ حقیقت میں دھرم کو جانتے اور دھرم پر قایم ہوتے چاہئے تھا کہ ایسے دھرم کے جلسے میں انسان کی بُری حالت اور اُسکے گناہ کو ظاہر کرتے اور اُسکے چھٹکارے کا کوئی اوپائے بتلاتے۔ بے دھرموں کو راہ راست بتاتے اور مُکتی پراپت کرنیکے طریق پیش کرتے لیکن ان باتوں کا تو اسمیں ذکر تک نہیں ہوا حقیقت تو یوں ہی کہ ان صاحبان نے خود دھرم کو نہیں جانا اور خدا کا کلام اُنکو نہیں ملا۔ اور آنکھیں جو گناہ کو دیکھیں نہیں کھُلیں اگر ایسا ہوتا تو وہ ضرور نجات کی راہ کا ذکر کرتے۔ کیا تو کیا کیا۔ مورت پوجن درست ہی برہمنوں کو پوجہ لینا حق ہی۔ کیوں نہ ہو بیچارے وید کے موافق کہتے ہیں*! اگر اُنکو راہ راست ملی ہوتی تو وہ سنجیدہ خیالات اور آسمانی و روحانی باتوں سے پُر ہوتے کہ جنکے سُننے سے سامعین کے دلوں میں خوف خدا اور گناہ سے نفرت پیدا ہوتی۔ اور نجات کی ضرورت معلوم ہوتی۔ خدا کا سچا کلام بائبل ہی کہ جسمیں آدمی کے گناہ کی کیفیت اور اُسکی بُری حالت کا اظہار اور نجات کا طریق بتایا گیا ہی۔ خدا اس ملک پر اپنا فضل بخشے اور اپنا پاک روح نازل کرے کہ اس ملک کے باشندے اُسکو جانیں اور جھوٹھے مذاہب او طریق کو چھوڑ کر صرف ایک سچے اور زندے خدا پر ایمان لاویں اور ایک نجات دہندہ و پاک اور شکتیمان یسوع مسیح کو اپنا مُکتی داتا جانیں اور اُسکے وسیلے اپنے گناہوں کی معافی اور ہمیشہ کی زندگی پاویں+

راقم۔ حاضرین میں سے ایک

رومن کلیسیا کی بدعتیں

مولفہ

پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس صاحب

پر

فٹ نوٹ

ابتدا ہی سے خدا کے کام کے ساتھ شیطان بھی اپنی کارروائی کئے جاتا ہی۔ روشنی اور اندھیرا۔ نور اور سایہ باہم ملے ہیں۔ سے

وہ رنگی زمانہ کی مشہور ہی۔
کہیں سایہ ہی اور کہیں نور ہی

جسطرح گیہوں کے کڑوے دانے ویسے ہی خدا کے بندوں کے ساتھ شیطان کے فرزند بھی اس دُنیا میں لگے ہیں۔ ہم اپنی کوشش سے اُنکو ایک دوسرے سے الگ نہیں کر سکتے۔ اگر ہم کوشش کریں بھی۔ تو لاحاصل ٹھہریگی۔ کیونکہ منجی جہان کا فرمان ہی۔ کہ " اُنکو ایک ساتھ بڑھنے دو۔ کاٹنے کیوقت میں کاٹنے والوں سے کہونگا۔ کہ پہلے کڑوے دانے جمع کرو۔ اور جلانے کیواسطے اُنکے گٹھے باندھو۔ پر گیہوں میرے کھتے میں جمع کرو "۔ ہر ایک کام کا ایک وقت ہی۔ وقت سے پہلے کوئی کام بھی زیب نہیں دیتا۔ البتہ ضرورتیں ہمکو بہت کچھ سکھا دیتی ہیں۔ پہلے ضرور ہی کہ ہم اپنی ضرورتوں کو دیکھیں پھر اُسکے مطابق کارروائی کریں۔ پھر موقعہ بھی دیکھنا چاہئے۔

یو۔ پی مشن سیالکوٹ کی اندرونی اور بیرونی ضرورتوں سے ہم بخوبی واقف ہیں۔ اُن ضرورتوں پر جو ایجادیں ہوتی ہیں وہ بھی ہم سے چھپی نہیں۔ مذکورۃ العنوان رسالہ مشن مذکور کیطرف سے ایک بڑی بھاری ضرورت کیوقت شایع ہوا ہی۔ جو پادری صاحب موصوف کے قلم سے نکلا ہی۔ اسمیں رومن کتھلک کلیسیا کی اُن بدعتوں کا ذکر ہی۔ جو اُنہوں نے کلام الہٰی کے خلاف زمانہ تاریک میں ایجاد کیں۔ اور آجتک

* ان پنڈتوں نے وید کے بہت شلوک سنا کر صاف صاف ثابت کیا کہ ویدوں میں مورتی پوجن کی تعلیم ہی۔ اے بھائی آریو کیا یہہ سچ ہی اگر سچ ہی تو پھر اب وہی ڈھول گلے میں پڑتا ہی کہ جسکے سبب سے آریا بنے تھے۔ اب کیا کروگے+

انھیں رایج ہیں۔ پادری صاحب نے اُن بدعتوں کا ذکر کرکے بخوبی تردید کی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہہ بھی دکھلا دیا ہے۔ کہ رومی انسانی کلیسیا کیا سکھاتی ہے۔ اور رسولی روحانی الہامی کلیسیا کیا سکھلاتی ہے۔ اِس رسالہ کی ضرورت مشن مذکور کو اِس واسطے لاحق ہوئی۔ کہ اندنوں بعض دیسی و پردیسی معتقدانِ پوپ نے اُنکے کام میں دخل دیکر اُنکو بگاڑنا شروع کیا۔ اور بہت خرابیوں کا باعث ہوے۔ اِن خرابیوں اور بیہودگیوں کے روکنے کیواسطے یہہ قلم قایم کیا گیا ہے۔ عیسائی ملکوں یورپ اور امریکہ میں تو ایسے سیکڑوں ہزاروں رسالے ہیں۔ جنسے ہزاروں کی روحوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ مگر اِس ہمارے نایک اور بیدین ملک میں یہہ پہلا رسالہ دیسی زبان میں شایع ہوا ہے۔ جو دیسی مسیحیوں کیواسطے ایک میگزین کا کام دیگا۔ مگر ہم نہیں جانتے کہ غیر اقوام کو اس سے کہانتک فائدہ اور نقصان پہنچیگا۔ جس زور کے ساتھ یہہ رسالہ لکھا گیا ہے۔ اسقدر اسکی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اِس رسالہ کے شایع ہونے سے پیشتر ہی رومیوں کا زور شور گھٹ گیا۔ کیونکہ وہ بعض دُنیا پرستوں اور مشن کے راندوں کی کارروائی تھی۔ تو بھلا خدا کے کام کے مقابل وہ کبتک قایم رہسکتی۔ "کیونکہ سوا اُس نیو کے جو پڑی ہے۔ کوئی دوسری نیو ڈال نہیں سکتا وہ یسوع مسیح ہے۔ سو اگر کوئی اُس نیو پر سونے روپے بیش قیمت پتھر لکڑی گھاس بھوس کا ردا رکھے۔ تو ہر ایک کا کام ظاہر ہوگا۔ کہ وہ دن اُسکو ظاہر کریگا۔ کیونکہ ایسے کام آگ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جسکا کام جیسا ہے۔ آگ پرکھیگی۔ جسکا کام جو اُسنے اسپر بنایا قائم رہیگا۔ وہ اُجرت پاویگا۔ اور جسکا کام جل جاویگا۔ وہ نقصان اُٹھاویگا لیکن وہ آپ بچ جاویگا۔ پر ایسا جیسا آگ سے۔" ١ قرنت ٣: ١١-١٥

پادری صاحب نے جو کچھ رومیوں کی نسبت لکھا ہے۔ تواریخ دان جانتے ہیں۔ کہ بالکل درست ہے۔ اُنکی تعلیم کیسی اُنکے کام کیسے اُنکے اختیارات کیسے۔ اور کہ وہ دوسرے کلیسیاؤں کو کیا کیا نام دھرتے اور تبرّہ کرتے ہیں۔ لعنتیں بھیجتے ہیں مگر ہمیں افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے۔ کہ پادری صاحب نے بھی کچھ کسر نہیں رکھی۔ بہت کچھ اُنکے حق میں سخت سُست کہا ہے۔ جو بجائے فائدہ کے ہمارے خیال میں نقصان کا باعث ہے۔ اگر بجائے اِس جنگ زرگری کے حلیمی فروتنی بُردباری سے کام لیتے تو البتہ رومیوں کو بھی فائدہ ہوتا اِس میں کچھ شک نہیں کہ پروٹسٹنٹ مسیحیوں کو تو اِس سے فائدہ پہنچیگا۔ مگر رومیوں اور خصوصاً غیر اقوام کیواسطے ٹھوکر کا باعث ہوگا۔ ہماری اِس آزادانہ رائے کو بُرا نہ مانیں۔ ہمارا خیال اور یقینی گمان ہے۔ کہ یو پی مشن نے اس رسالہ کے شایع کرنے میں بڑی بھاری غلطی کی ہے۔ مسیحی ممالک میں ایسی باتیں نقصان کا باعث نہیں۔ مگر ہندوستان جیسے بیدین ملک میں ٹھوکر کا باعث ہیں۔ حضرت داود نے جو یونتن اور ساؤل کی موت پر نوحہ کہا۔ وہ کسطرح رو رو کر کہتا ہے "جات میں خبر نہ دو۔ اسقلون کے بازاروں میں منادی مت کرو۔ نہ ہو کہ فلستیوں کی بیٹیاں خوش ہوں نہ ہو کہ نامختونوں کی بیٹیاں شادیانہ بجائیں" ٢ سموئیل ١ب

یہہ ہم نہیں کہتے کہ ایسی تحریروں سے کلام الہی پر کچھ حرف آتا ہے۔ یا اسکی پاکیزہ تعلیم پر کسی طرح کا نقص عائد ہوتا ہے۔ ہرگز ہرگز نہیں۔ یہہ کسی کرایہ کے ٹٹو یا سفارش برائے نام عیسائی کا خیال ہوگا۔ ہمارے عندیہ میں تو یہہ ہے کہ ایسی بیہودگیوں کے اظہار سے کلام خدا کی صداقت اَور بھی اظہر ہوئی ہے۔ مگر خیر قوم میں سے وہ لوگ جو اندنوں صرف اِس فکر میں لگے ہیں۔ کہ مسیحیوں کی کمزوریوں کو ظاہر کریں۔ اُنکے واسطے ایسی باتیں گویا ہوائی گولے ہیں۔ جو پھر ہمارے ہی مُنھہ پر مارینگے۔ آپ ذرا غور سے اسپر سوچ کر دیکھیں۔ کہ یونہی ہے یا نہیں؟ +

افسوس ہے کہ عدم فرصتی کے باعث ہم اسپر ریویو نہیں لکھہ سکے۔ صرف فٹ نوٹ پر ہی اکتفا کیا ہے۔ ہم وعدہ نہیں کرتے لیکن اگر فرصت ہوئی تو کسیوقت ریویو بھی لکھینگے۔ جس میں دکھادینگے کہ رومی کلیسیا کی بدعتیں کہانتک رسولی کلیسیا کو نقصان رساں ہیں۔ اور کیونکر ہر ایک اپنے کو رسولی کلیسیا کا ممبر کہتا ہے۔ اور اصل میں رسولی کلیسیا کیا ہے؟

رسالہ کی طرز تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اِس مضمون پر پادری صاحب کا یہہ پہلا رسالہ ہے۔ اَور بھی بہت کچھ وہ لکھینگے۔ مگر ہماری برادرانہ صلاح ہے کہ پادری صاحب اتنے ہی پر بس کریں تو بہتر ہے۔ آگے اُنکی مرضی ہے۔ یہہ رسالہ پادری صاحب موصوف سے دستیاب ہوسکتا ہے۔ قیمت کی بابت کچھ معلوم نہیں۔ شائد مُفت میں ملتا ہوگا۔ ٦٢ صفحہ پر یہہ رسالہ ختم ہوا ہے۔ اُمید ہے کہ ہماری یہہ سچی تحریر پادری صاحب کیواسطے رنج کا باعث نہ ہوگی +

راقم۔ واعظ

ریاض ہند کے نامہ نگار کو جواب

ایک پرچہ اخبار ریاض ہند مطبوعہ ٣٠ دسمبر ١٨٨٩ء کا کمترین کی نظر سے گذرا جس میں کسی صاحب نے اغلباً وہ کوئی مسلمان ہیں بعنوان "سوال بامید جواب" پرچہ مذکور کے بہرہ مراسلات میں تین کالم سے زیادہ بھرے ہیں اور ابھی باقی آئندہ چلا جاتا ہے۔ اسمیں ایک سوال نہیں بلکہ کئی ایک سوال ہیں۔ سائل نے انکا جواب اخبار نور افشاں کے معاونان سے عموماً اور مسٹر ایم حنیف سے خصوصاً طلب کیا ہے۔ افسوس کہ دیر ہوئی کہ مسٹر ایم حنیف صاحب اِس جہان فانی سے ملک جاودانی کو سفر کر گئے۔ نہیں تو اُن کا جواب اچھی طرح دیتے۔ کمترین مناسب جانکر اپنی سمجھ کے موافق جواب دیتا ہے +

قولہ۔ بموجب عقیدۂ عیسائیوں کے حضرت آدم علیہ السلام نے جو باغ عدن میں خدا کی نافرمانی کی۔ یعنی منع کئے ہوئے درخت سے پھل کھایا۔ اِس نافرمانی کے سبب تمام بنی آدم حضرت آدم کے وجود میں بالقوہ موجود تھے جیسے آم کی گٹھلی میں تمام درخت مع اپنے سب پتوں

اور شاخوں کے بالقوہ موجود ہی- اسیطرح آدم اول باغ عدن میں تھا- اور پھر سب آدمی جواب زمین پر پھرتے ہیں یا جو مر گئے ہیں یا وہ جو پیدا ہونگے سب کے سب بالقوہ اُس میں موجود تھے- اُسکا جسم سب جسموں کا سانچا تھا اُسکی روح سب روحوں کا مخزن تھا...... الخ یہہ ناقص عقیدہ عیسائیوں کا بالکل عقل ونقل کے خلاف ہی+

اقول- واضح ہو کہ یہاں اعتراض نسلی گناہ پر ہی- عیسائیوں کا عقیدہ ہی کہ بذاتہ تمام انسان گنہگار ہیں اور گناہ انسان کی فطرت یا سرشت میں آگیا ہی- معترض نے اسکو عقل ونقل کے خلاف بتایا ہی- اگر ذرہ سا سوچا جاوے تو عقل اور نقل سے یہہ بات صاف ظاہر ہی- عقل سے اسطرح کہ ہم دیکھتے ہیں کہ لالچ- غصہ- مغروری- نافرمانی اور حسد وغیرہ وغیرہ گناہ جو ہم اپنے میں پاتے ہیں وہی ہم بچوں میں دیکھتے ہیں- اور بچپن ہی سے اُن کے دل میں ان سب برائیوں کی جڑ موجود پاتے ہیں- اور اولاد میں والدین کی طبیعت اور مزاج کی مناسبت پاتے ہیں- بچپن ہی سے اولاد بہت باتوں میں والدین کیطرح ہوتی ہی- اگرچہ بچوں کو جو شیر خوار اور بہت خورد سال ہوتے ہیں کوئی یہہ باتیں سکھلاتا نہیں ہی- تاہم ایسی باتیں انہیں روزمرہ دیکھتے ہیں- تو پھر اگر فطرت سے یہہ انہیں نہیں آئیں تو پھر کہاں سے آئیں- صرف یہہ ہی نہیں بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی ایسی بیماریاں ہیں کہ جو والدین سے اولاد میں نسلاً بعد نسلاً چلی جاتی ہیں اگر نسل سے کوئی بات اولاد میں سرائیت نہیں کرتی تو ایسا کیوں ہوتا ہی- نقلی دلیلیں پاک کلام میں بہت ہیں- انجیل مقدس میں سے بہت سے مقام پیش کئے جا سکتے ہیں کہ جن سے یہہ بات بخوبی ثابت ہی- لیکن صرف چند ایک کا اقتباس کرتا ہوں- انجیل میں لکھا ہی- پس جسطرح ایک شخص کے وسیلے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب موت آئی اسیطرح موت سب میں پھیلی- نامہ رومیوں کا ۵ ۱۲ ہم نے خاکی کی صورت پکڑی ہی- ا- قرنتیوں ۱۵ ۴۹- آدم کے سبب سب مرتے ہیں ۱۵ ۲۲ تو بھی موت نے آدم سے موسیٰ تک اُن پر بھی جنہوں نے آدم کا سا گناہ نہ کیا جو آنے والے کا نشان تھا بادشاہت کی- رومیوں ۵ ۱۴ ان اور بہت ایسی آیتوں سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ سب آدمی زاد نسل ہی سے گنہگار ہیں- پاک کلام کی رو سے کئی ایک دلیلیں بھی اسبات کے ثبوت کے لئے نکل سکتی ہیں- **پہلی دلیل** جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو اُسکو کہا کہ پھلو اور بڑھو- اور زمین کو معمور کرو تو کیا صرف آدم سے کہا تھا یا اُسکی اولاد بھی شامل تھی- اگر یہہ برکت اولاد کو ملی تو آدم میں ہو کر یہہ برکت ملی اور تمام آدم زاد اسمیں شریک ہیں- اُسکی نسل ہونے سے اس برکت میں شامل ہوئے- **دوسری دلیل** خدا نے آدم کو کہا کہ دیکھو میں ہر ایک بیجدار ساگ پات کو جو تمام روئے زمین پر ہی اور ہر ایک درخت جسمیں بیجدار پھل ہی تمہیں کھانے کو دیتا ہوں- کیا اسمیں ہم تمام بنی آدم شریک نہیں؟ کیا ہم یہہ چیزیں استعمال نہیں کرتے؟ صاف ظاہر ہی کہ آدم کے موافق ہم اُنکو بھی اپنے کام میں لاتے ہیں- **تیسری دلیل** جب آدم اور حوا ممنوعہ پھل کھا کر گنہگار ہوئے تو خدا نے جو جو سزا اُنکو دی وہ اب ہم کل بنی آدم پر دیکھتے ہیں- اگر آدم کی نسل ہونے کے سبب ہم پر یہہ سب سزائیں نہیں آئیں تو پھر کیوں آئیں- اگر معترض محمدی ہی تو از روئے قرآن وہ بھی ان باتوں کو ماننا ہوگا- تو کیا ان سے صاف ظاہر نہیں کہ آدم کی نسل ہونیکے سبب سے ان سب باتوں میں شریک ہوتے اور جب ان نتیجوں میں شریک ہوتے تو نسل گناہ سے کیونکر خالی ٹھہری+ (باقی آئندہ)

منقولات

ہمارے ہمعصر

اخبار ستارۂ ہند مراد آباد اپنے اخباروں کی عام حالت پر افسوس کرتا ہی کہ نہایت ہی قابل نفرت اور تضحیک ہی- اگر اخبار عُمدہ ہو تو ضرور اس کی قدر ہوگی- وہ ضرور ملک کے خیالات کو درست کریگا- ملک اور گورنمنٹ پر ضرور اُسکا اثر پڑیگا- ہمارے ہمعصر ہیں جو اسوقت مالک اخبار یا ایڈیٹر ہونیکا فخر حاصل کئے بیٹھے ہیں مگر یہہ نہیں سمجھتے کہ اخبار کیا چیز ہی- کہیں مذہبی تو تو میں میں ہی- تو کسی طرف ذاتیات کی چھیڑ چھاڑ- کوئی خوشامد میں مست ہی- تو کوئی کسی کا گلا کاٹنے کو تیار- پرچہ کی اشاعت تو ہفتہ وار ہی مگر آپ صورت مہینہ میں ایک ہی دفعہ دکھائیں گے وقت پر شائع ہونیکے وعدے ایسے کہ گویا تلوار کی دھار پر گردن رکھے دیتے ہیں مگر اُسی ہفتہ میں ایک نہ ایک عذر موجود- کبھی پریسمین کی ٹانگ میں درد ہی- تو کبھی پیچ گھمانے والے کا انگوٹھا اُترا ہوا ہی- عالی ایڈیٹر تو گویا ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھتے ہی تمام بیماریوں میں پھنسکر دائم المریض رہنے کا ٹھیکہ لے لیتا ہی- خریداری کا یہہ حال ہی کہ جہاں کسی معزز اہلِ دول کا نام اور پتہ ہتّے چڑھ گیا- جھٹ اخبار جاری کر دیا- پھر خریدار لاکھ لاکھ خط انکاری بھیج رہا ہی مگر یہاں خبر نہ باشد- یہاں جب ہی ہوش آئیگا جب سال تمام پر تقاضا کا وقت آیا- غرضیکہ ایسی ایسی سینکڑوں بد عنوانیاں ہیں- جنہوں نے اخبارات کی یہہ گت بنا رکھی ہی- جبتک ان باتوں پر غور کر کے اُنکے دفعیہ کی کوشش نہ کی جائیگی کبھی اُنکی حالات درست نہیں ہو سکتی+ از اخبار عام

انگریزی تعلیم اور ملازمت سرکاری

ہمارے معزز ہمعصر علیگڈھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ نے لارڈ لینسڈون کی کانووکیشن سپیچ کے اُس حصہ پر ریمارک کیا ہی جسمیں ہز اکسلنسی نے ملازمت سرکاری کی نسبت خیالات ظاہر کئے ہیں- چونکہ اُس سے تعلیم کی موجودہ حالت کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا- اسلئے ہمارے ہمعصر نے ایک مفصل نوٹ لکھکر ملک پر بڑا احسان کیا ہی- گورنمنٹ کو ایسے خیالات

ظاہر کرنے سے کچھ ہی مقصود کیوں نہ ہو۔ لیکن اس میں شبہ نہیں ہوسکتا کہ عوام کے دلوں میں وہ بہت کچھ خطرہ پیدا کرتے ہیں ÷

ہمارے ہردل عزیز لفٹنٹ گورنر نے بھی میڈیکل کالج کے سالانہ جلسہ انعامات میں اس قسم کے خیالات ظاہر کئے ہیں۔ جو اسبات کو اَور بھی مضبوط کرتے ہیں۔ جس پہلو سے دونوں صاحبوں نے اس پر تقریر کی ہے۔ اس سے دراصل غرض یہہ ہے کہ تمام لوگ بڑھئی۔ لوہار۔ اور اَور کمین اپنے پیشے چھوڑ کر تعلیم ہی پر نہ جھک پڑیں اور اسکو سرکاری ملازمت حاصل کرنیکا ذریعہ سمجھیں۔ اگر ہم مسلمانوں کو یہہ بات سنائیں کہ تعلیم سے ملازمت سرکاری کا خیال دور کردیں۔ تو اُنکی موجودہ تعلیم کو یہہ خیال بڑا نقصان پہنچانیوالا ہوگا۔ ہم اپنے ناظرین سے اُمید کرتے ہیں کہ آنریبل سر سید کے ریمارک کو جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ بڑی غور کے ساتھ ملاحظہ فرمائینگے ÷

"یہہ فقرہ اکثر کہا جاتا ہے اور حال میں ہمارے والسرائے نے پنجاب یونیورسٹی کے سالانہ جلسہ میں بھی فرمایا ہے کہ لوگوں کو علم کی قدر علم کی حیثیت سے کرنی چاہئے نہ کہ اس خیال سے کہ اسکی بدولت سرکاری ملازمت ملتی ہے" ÷

ہم اس فقرہ پر کچھ ریمارک کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علم کی قدر علم کی حیثیت سے ہر ایک کو جو تعلیم پاتا ہے نہ ہندوستان میں ہوسکتی ہے نہ انگلستان میں نہ فرانس میں نہ جرمنی میں۔ ہر ایک جگہہ عموماً تعلیم سے کوئی ذریعہ معاش کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور کوئی ملک اس سے خالی نہیں ہے۔ پس ہندوستان بھی اس عام قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں ہوسکتا ÷

ہندوستان میں لوگوں کے لئے ذریعے حصول معاش کے بہ نسبت یورپ کے بہت کم ہیں۔ بلکہ نہیں ہیں۔ تجارت انکے ہاتھ میں نہیں رہی صنعتیں جو انکی تھیں وہ برباد ہوگئیں۔ وہ کوئی ایکلزیاسٹکل درجہ نہیں پاسکتے۔ نہ محمڈن پریسٹ ہوسکتے ہیں نہ محمڈن ہائی پریسٹ۔ نہ لارڈ محمڈن بشپ۔ پس انکو تعلیم کے بعد بجز ملازمت سرکاری کے اور کیا خیال پیدا ہوسکتا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ گورنمنٹ میں تعداد نوکریوں کی محدود ہے۔ وہ ہر ایک گریجوایٹ کو نوکری نہیں دے سکتی۔ مگر انکو بجز اسکے کہ اسی کی توقع میں بیٹھے رہیں اور چارہ کار کیا ہے ÷

ہاں یورپ میں کچھ ایسے لوگ گذرے ہیں اور کچھ موجود بھی ہیں جنکو علم کی قدر علم کی حیثیت سے ہے۔ ایشیا میں بھی ایسے لوگ گذرے ہیں۔ اور شاید اب بھی ہوں۔ مگر کیا ہماری یونیورسٹیوں کی تعلیم ایسے لوگ پیدا کرسکتی ہے؟ ہرگز نہیں ÷

ہماری یونیورسٹی کی تعلیم ایسی ہے جیسے تانبے کے برتن پر رانگ یا پارہ یا چاندی کی قلعی۔ علم کی قدر بحیثیت علم کے پیدا ہونے کو پورا علم حاصل ہونا چاہئے۔ جسکا مذاق دل میں بیٹھ جاوے۔ اسوقت علم کی قدر علم کی حیثیت سے ہوتی ہے۔ ہماری یونیورسٹیاں جس تعلیم کا نام اعلیٰ تعلیم رکھتی ہیں وہ ادنیٰ درجہ تعلیم سے شاید ہی کچھ زیادہ ہو۔ پس وہ تعلیم علم کی قدر بحیثیت علم کے کیا خاک پیدا کرسکتی ہے۔ ہاں اس قسم کے فقرے بلاشبہ دل لبھانیوالے ہوتے ہیں۔ مگر جب علمی نگاہ سے انکو دیکھو تو کچھ بھی اصل نہیں رکھتے۔ علاوہ اسکے جو لوگ علم کی قدر بحیثیت علم کے کریں انکے صدر رمق کو بھی تو کچھ چاہئے۔ مگر ہندوستان میں تو وہ بھی نہیں ÷

مختلف واقعات

ایک عجیب مقدمہ۔ صیغہ نگرانی میں قتل کا ایک عجیب مقدمہ چیف کورٹ کے پیش ہوا ہے۔ چند ماہ گذرے ہیں کہ راولپنڈی کا ایک شخص مرچیں اور سن دو گدھوں پر لاد کر دیہات میں بیچنے کے لئے روانہ ہوا۔ جب جنگل میں پہنچا تو ایک گڈریے نے اُسکو کہا کہ چند گھنٹے ٹھہر کر حقہ پی لو۔ کہتے ہیں کہ گڈریے نے وہاں اُسکا کام تمام کردیا۔ اور اُسکو دفن کردیا۔ اور گدھوں کو اسباب سے سبکدوش کرکے جنگل میں بلا روک چرنے کے لئے چھوڑ دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد مقتول کا بھائی اُسکی تلاش میں نکلا۔ اور اُسی راستہ سے روانہ ہوا جس سے مقتول گذرا تھا۔ اتفاقاً وہیں جا پہنچا جہاں وہ مدفون تھا۔ اُسنے دیکھا کہ گیدڑوں نے زمین سے کھود کر ہڈیوں کا انبار جمع کردیا ہوا تھا۔ اسکے دیکھنے سے اُسکو یقین ہوگیا کہ اُسکے بھائی کو کسی شخص نے ہلاک کردیا ہے۔ اسپر پولیس کو رپورٹ دی گئی۔ جہاں سے سراغ کش تعینات ہوئے۔ جنہوں نے سب سے پہلے گدھوں کا پتہ لگایا۔ مگر وہ ایسی جگہہ پائے گئے جہاں کئی میل دور آبادی نہ تھی۔ پھر وہ ہڈیوں کے انبار والی جگہہ پر آئے۔ یہاں سے ایک دوسری طرف سراغ پکڑا۔ پاؤں کے نشانوں سے ظاہر تھا کہ ملزم کبھی ننگے پاؤں۔ کبھی جوتے سے گذرا۔ جو غالباً سراغ لگانے والوں کو دھوکا دینے کی نیت سے کیا گیا تھا۔ اور بالخصوص اس لئے کہ اس جوتے کے نشان موجود تھے۔ جو مسافر نے مارے جانے کے پہلے پہنا ہوا تھا۔ اس سے یہہ خیال پیدا ہوا کہ یا تو مسافر کا پتہ مل جائیگا بشرطیکہ مارا نہیں گیا۔ یا اُسکا قاتل گرفتار ہو جائیگا۔ جو اُسکا جوتا پہن کر اُس رستے سے گذرا ہے۔ چند روز بعد سراغ کش ایک جھونپڑی کے پاس پہنچے جہاں سے آگے سُراغ نہیں چلتا تھا ÷

جھونپڑی کی تلاشی لینے سے مرچوں کا بورہ ملا جس پر جھونپڑی کا مالک گرفتار کیا گیا۔ صاحب سشن جج راولپنڈی نے ملزم کو پھانسی کا حکم دیا۔ اور اب مقدمہ ملزم کی درخواست پر امورات ذیل کے فیصلے کیواسطے چیف کورٹ میں استغاثہ بھیجا گیا ہے۔ (۱) آیا ہڈیاں مقتول کی تھیں؟ (۲) آیا عدم موجودگی لاش سے اور اس لئے طبی شہادت کے نہونے سے یہہ ثابت ہوا کہ مقتول واقعی ہلاک ہوا؟ — کیونکہ یہہ بھی ممکن ہے کہ وہ شخص قدرتی موت سے مرا ہو۔

لزم اُسکا مال نیک نیتی سے اپنے گھر لے گیا ہو- (۳)
ں جو ملزم کے مکان سے برآمد ہوئی ہیں واقعی مقتول
میں + و-ہ-

مُراد آباد کے ظروف کی تجارت یوماً فیوماً ترقی
ں جاتی ہے- اسطرح کی قلعی کسی اور سے بن نہیں آتی ہے
ن میں جا بجا دُکانیں قایم ہوئی ہیں- اور مُراد آباد
یزیں بڑی چاہ سے بکتی ہیں- چنانچہ روم میں
آباد کا کٹورہ و گلاس ڈیڑھ روپیہ کو فروخت ہوتا
ستعمال سے قلعی میں تغیر نہیں ہوتا- اگر اسی طرح اور
کاری وصنعت ہندوستان کی ملک غیر میں پہنچائی
ے تو ملک کی حالت سنبھل جائے + منہ

ڈسمبر ۲۰ کی شب کو کسی من چلے نے موقعہ پاکر
ک لگائی کہ جس سے جوبلی کمپنی کا تھیٹر جل گیا اور
کچھ نقصان ہوا + پ-ا-

سپ مرید کی میں ۲۶ جنوری کو مصنوعی قواعد
اطراف وجوانب سے برابر فوجیں چلی آتی ہیں اور
وغیرہ کا اہتمام تحصیلدار صاحب لاہور بڑی کوشش
رہے ہیں- جن لوگوں نے دہلی کی قواعد دیکھی ہے-
قواعد بڑی دھوم دھام سے ہوئی تھی اور ہندوستان
دگار رہیگی- مگر یہہ قواعد بھی بڑی شوکت اور عظمت
ہوگی- یقین ہے کہ اسکے دیکھنے کیواسطے دور دور
ل آئیں- حضور صاحب رؤسائے پنجاب مقام مذکور پر
افروز ہو کر اس قواعد کا بھی ملاحظہ فرمائیں جو درحقیقت
دید ہو نہ قابل شنید + منہ

مرد چوریاں کرتے اور ڈاکے مارتے ہیں مگر صرف
لئے- لیکن موضع ترکنی علاقہ سنبھل ضلع مراد آباد
فی الحال ایک عورت نے فن چوری میں یہہ جرأت
لے دکھائی- کہ وہ آدھی رات کیوقت کسی عورت
ئیدہ بچہ چرا لائی- بدنصیب ماں جسکا پیارا اور
ں کا مارا بچہ جاتا رہا- وہ سر منہہ پیٹ کر آخرکار

یہہ سمجھ بیٹھی کہ بچے کو بھیڑیا اٹھالے گیا ہوگا- اور کھا گیا ہوگا- خیر تھانہ میں رپورٹ لکھی گئی- اور بات گئی گذری ہوئی- چند روز بعد چورٹی عورت نے اس فرضی ولادت باسعادت کی خوشی میں ایک جلسہ کیا- جسمیں اپنے اقارب واعزہ کو دعوت دی- اس تقریب میں بچہ کی اصل والدہ بھی شامل ہوئی- تولید فرزند کی خوشی کا جلسہ دیکھکر اپنے یوسف گم گشتہ کے خیال میں اسکا دل بھر آیا- مگر علاج کیا- آہ سرد بھر کر خاموش ہو رہی- اتنے میں وہ بچہ جسکی تقریب پر یہہ جلسہ جمع ہوا تھا ہاتھوں ہاتھ پھرتا پھرتا اسکے پاس پہنچ گیا تو خوب غور کرکے دیکھا- تو اُسے کامل یقین ہوگیا کہ یہہ تو میرا ہی یوسف گم گشتہ ہے- بچے کو چھاتی سے لگا کر خوب روئی- اور میزبانہ عزیزہ کو بالوں سے پکڑ کر کھینچ لیا- کہ چل تھانہ میں- ادھر اُدھر سے عورتیں دوڑیں کہ یہہ کیا بات ہے؟ اور جب حقیقت کھلی تو سب پیکر تصویر کی طرح سکتہ کے عالم میں آگئیں- اس جلسہ میں یہہ کیفیت بھی ہمسایہ عورتوں کی معرفت کھل گئی کہ ہم بھی اس انوکھی تولید کی خبر سُنکر حیران تھیں- اور آپس میں باتیں کیا کرتی تھیں کہ اسے تو خدا نے چھینکے میں رکھکر لڑکا بھیج دیا- ورنہ تاریخ ولادت سے ایک روز پہلے تک بھی ولادت تو برطرف حمل تک کے بھی آثار اسپر ظاہر نہ تھے- قصہ مختصر تھانہ میں پہنچائی گئی- جہاں سے چورٹی عورت کا چالان ہوا- اور مجسٹریٹی مراد آباد کے اجلاس سے سارقہ عورت کو ڈیڑھ ماہ قید کی سزا نصیب ہوئی + اپ

اودہ اخبار بحوالہ اخبار حیدر آباد لکھتا ہے کہ کچھ دیسی لوگ حیدر آباد میں تازہ وارد ہوئے ہیں- انہوں نے یہہ پیشہ اختیار کیا ہے کہ حیدر آباد سے بچے پکڑ کر کسی دوسرے شہر میں بیچا کر فروخت کرتے ہیں- بعض لوگ یہہ بیان کرتے ہیں کہ ایک گروہ فقیروں کا آیا ہوا ہے اور وہ مختلف صورتوں میں متشکل ہو کر تمام شہر میں متفرق گھومتے ہیں اور بچوں کو آئینہ دکھا کر گرفتار کر لیتے ہیں- اکثر لوگوں کا یہہ بھی بیان ہے کہ فقیر میوہ کھلا دیتا ہے- پس بچے اُنکے ساتھ ہو جاتے ہیں لیکن کل یہہ افسوسناک خبر ملی کہ کئی آدمی گرفتار ہو کر عدالت میں بھی آئے ہیں- اور کئی بچے بھی اس شبہہ میں (جو غالباً اُن لوگوں کے ساتھ پائے گئے) گرفتار ہوئے ہیں- اور کل عدالت میں تحقیقات بھی ہوئی- مگر چونکہ گواہ وغیرہ حاضر نہ تھے اس لئے تھوڑی تحقیقات کے بعد دوسرے روز پر مقدمہ ملتوی رکھا گیا- اور مجرم اور بچے حراست میں رہے + منہ

منشی رکن الدین صاحب دفتر اخبار سول و ملٹری گزٹ کے سپرنٹنڈنٹ نے اپنے صاحبزادہ کی کتخدائی کے موقعہ پر طوائفوں کے ناچ مجرے اور بھانڈوں کے تماشے اور نقلوں وغیرہ کو بالکل ناجائز سمجھکر متروک کر دیا اور بڑی سادگی کے ساتھ نکاح کی رسم ادا کی گئی- کاشکہ ہنگام شادی میں دیگر صاحبان بھی یہی نمونہ لیں تو بہت بہتر ہو +

ایران کیطرف سے جو وکیل لنڈن میں متعین تھا نہیں معلوم کس بات پر اُسکے ساتھ وزیر اعظم انگلستان سے ناچاقی ہوگئی ہے- اسکا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ وکیل مذکور ایران کو واپس بلا لیا گیا + عام

بنگال کے قومی جمبرس آف کامرس نے نیشنل کانگرس کی مخالفت کی- اور قطعی رزولیوشن پہلے ہی سے پاس ہوگیا کہ انمیں سے کوئی بمبئی کے جلسے میں شریک نہو- پارسی لوگ بھی اس جلسے میں شریک نہیں ہوئے- مسلمان اگرچہ اسمیں شامل ہوئے لیکن بہت کم +

افسوس کہ سردار دیوا سنگھ پریزیڈنٹ کونسل پٹیالہ جنکی علالت طبع کا ذکر پہلے ہو چکا تھا- اُسی مرض سے انتقال کر گئے +

شمال مغربی ریلوے کے حکام نے اپنے ملازموں کو ٹھیکے کے طریقے پر تنخواہ دینے کا ارادہ کیا ہے- جس سے بہت بچت ہوگی +

راولپنڈی میں ایک بیباک پٹھان ہتھاردہمی آسودہ شخص کے مکان میں گھس گیا۔ مالک مکان اور اُسکے بیٹے نے افغان کو دیکھ لیا۔ اُس وقت پٹھان نے مالک مکان کے لڑکے پر حملہ کرکے چاقو سے زخمی کیا۔ مگر ہمسایہ والوں نے اُسے گرفتار کر لیا + منہ

جموں ریلوے دریائے توی تک تیار ہوگئی ہو جہاں پُل تیار ہونے تک اسکا خاتمہ رہیگا۔ پہلی دفعہ انجن گذشتہ جمعہ کو چلا تھا۔ اور لین آمد ورفت کیواسطے ماہ حال میں جاری ہوجاویگی + ک۔ن۔

تازہ خبروں سے واضح ہوا ہو کہ افریدیوں نے پھر درہ خیبر اور بونر سرحد پر تکلیف دینی شروع کی ہی + منہ

سُنا گیا ہو کہ لوکل گورنمنٹ نے ڈیرہ غازیخان کو بچانے کے لئے بند کا تعمیر کرنا منظور کیا ہو۔ اور کام فوڑا شروع ہوجائیگا۔ اسکے خرچ کا تخمینہ جسمیں ایک بھاری ڈھالدار دیوار شامل ہو سات لاکھ کیا گیا ہو۔ مگر ممکن ہو کہ تخمینہ مذکور بعض غالب وجوہات سے بڑھ جائے۔ نارتھ ولسٹرن ریلوے ہر روز ہم ٹرین پتھروں کی کانوں سے وہاں روانہ کیا کریگی۔ اور کام وقت پر ختم ہوجائیگا + منہ

مہر نیمروز رقمطراز ہو کہ "ہمکو کارنامہ اور کشف الاخبار" سے یہہ خبر ملی ہو کہ بارہ بنکی کے کسی ہندو سب جج نے عدالت کے احاطہ میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے روکدیا جس سے مسلمانان بارہ بنکی میں ناراضی پھیلی ہوئی ہو۔ حالانکہ اُس احاطہ میں سب جج کرنل برٹ صاحب کے وقت سے ایک مخصوص جگہہ کسی چپڑاسی عدالت کی بنائی ہوئی خاص اسی غرض سے موجود ہو +

اگر یہہ خبر صحیح ہو تو سننے والے اس کہنے سے نہیں رُک سکتے کہ حاکم کو اسقدر تعصب کرنا خلاف آئین اور خلاف قانون ہو۔ اور طرز حکومت سے بہت دور۔ اس سے معلوم ہوتا ہو کہ سب جج کرنل برٹ صاحب نے عدالت کے احاطہ میں نماز پڑھنا منع نہ کیا لیکن ہندو سب جج نے منع کردیا یہہ بات صاف ظاہر ہو کہ اگر اہل ہنود کی حکومت ہوتی تو کوئی مسلمان آزادگی سے نماز نہ پڑھ سکتا۔ اور اگر اہل اسلام کی سلطنت ہوتی تو کوئی ہندو پوجہ پاٹھ نہ کرسکتا لیکن یہہ صرف مسیحی سلطنت کی خوبی ہو۔ کہ سب کو پوری آزادگی حاصل ہو +

پائنیر لکھتا ہو کہ مُلک کی سرسبزی کی عمدہ علامت یہہ ہو کہ سیونگ بنک کو ترقی ہو۔ اگر ہم اُن نقشوں کی جانچ کریں جو ۸۹-۱۸۸۸ء کی بابت ہیں تو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کے بنکوں کو بہت بڑی ترقی تھی۔ سن حال میں پچاس جدید بنک جاری ہوئے۔ اور اکانویں ہزار امانت جمع کرنیوالے زیادہ ہوئے۔ زر امانت کی تعداد چھیاسٹھ لاکھ تھی حقیقت میں نمایاں ترقی ہوئی +

چند روز ہوئے کہ ریوان میں ایک شیر نے خوب تماشا کیا یہہ شیر صبح کو شہر میں آگیا ایک آدمی کو مارا۔ اور چھہ سات کو زخمی کیا۔ انمیں سے ایک زخمی ہسپتال میں مرگیا ریوان کے پانچسو آدمی جمع ہوئے اور اُسپر چڑہائی کی۔ ایک گھنٹہ خوب زور شور رہا۔ شکار کے بعد شیر گولی سے مارا گیا۔ دس فیٹ چھہ انچ لمبا تھا + منہ

ای ناظرین نور افشاں خوش ہوجئے۔ کہ خدا کے فضل سے روڑکی میں بھی پادری ہپنر صاحب کی کوشش اور جانفشانی سے کنؤں پر عیسائیوں کو پانی بھرنے کا سرکار کی کیطرف سے حکم ہوگیا۔ بلکہ بذریعہ منادی حکم دیا گیا۔ کہ اگر کوئی عیسائیوں کو پانی بھرنے سے منع کریگا تو انکو فوجداری میں سخت سزا ہوگی +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

فرانس چاہتا ہو کہ مصری فوج کو تیار کیا جاوے تاکہ انگریزی فوج وہاں سے نکلے +

سلطان روم نے منظور کیا کہ روم میں بردہ فروشی مسدود کی جاوے +

ہمدان (ایران) میں ہیضہ خوفناک رونما ہ[...]

کوئینسلینڈ میں سخت طوفانوں سے تین [...] علاقہ غرقاب ہی +

روسی فوج جدید جنگی انتظام کے باعث [...] تک لڑائی نہیں کرسکیگی +

تازہ رپورٹ فصل پنجاب سے حالت بہ[...] معلوم ہوتی ہو۔ بارش کسی جگہہ نہیں ہوئی۔ تمام [...] بارش کی اشد ضرورت ہی۔ پروردگار اپنا فضل [...]

ایک اینگلو انڈین اخبار کو معلوم ہوا کہ نظا[...] لاکھ روپیہ ماہواری صرف کرتے ہیں +

امیر کابل کے پاس اسوقت پچاس ہزا[...] سوات۔ باجور۔ خراسان وغیرہ وغیرہ [...] ملا عثمان نے انتقال کیا +

مولوی امیر علی صاحب کے ہائیکورٹ [...] سے مسلمان جا بجا خوشیاں منا رہے ہیں۔ اور [...] ایک ایڈریس ویسرائے کی خدمت میں پیش کرنا [...]

کرنل نسبٹ اور کرنل نیول چیمبرلین سہ[...] کو جموں میں رونق افروز ہوئے +

قصبہ سہسرام میں وہاں کے رئیس کی ا[...] ایک سنسکرت پاٹ سالہ قایم ہوا +

بمبئی میں ایک پارسی کو آگ لگا دینے [...] حبس دوام کی سزا ملی +

بعض نامی انگریزی اخبار تحریک کرتے ہیں [...] ریل بنائی جاوے +

آخر نومبر کو ہند کے خزانوں میں ...۳۰۰۰ [...] روپیہ نقد تھا +

مسٹر برٹرش اکزکٹو انجنیر دھاڑواڑ نے [...] سے خودکشی کرلی +

ہندوستانی اخبار لکھتا ہو کہ امریکہ [...]

کاری گر نے جُرت کی شکل کی ایک آہنی کشتی بنائی ہے جسکو نہ گولی سے ضرر پہنچے اور نہ کوئی جہاز اسکو پکڑ سکے +

لکھنؤ کرسچن کالج کی عمارت کے لئے امریکہ کے کسی صاحب نے پچاس ہزار روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے +

یہہ خبر غلط نکلی کہ سلطان ٹرکی کے دماغ میں خلل ہو گیا ہے +

نیو یارک میں جم غفیر نے جیلخانہ میں حملہ کیا آٹھ حبشی قیدیوں کو قتل کر ڈالا +

انگریزی ڈاکٹر جو امیر عبدالرحمان خان کے ساتھ ہے رائے دیتا ہے کہ عارضہ نقرس نے امیر کو اسقدر مغلوب کیا ہے کہ وہ شائد زیادہ سے زیادہ پانچ برس زندہ رہ سکیں جب مرض بڑھتے بڑھتے معدے میں داخل ہو گا۔ تو وہ نہ بچینگے +

برلن ۷ جنوری امپرس آگشا جان بحق تسلیم ہوئیں انفلوانزا سے ذات الجنب اور کھانسی پیدا ہو گئی تھی +

لنڈن ۷ جنوری انفلوانزا کے بیماروں کی اموات ترقی پر ہیں +

بمبئی ۸ جنوری کل حضور لارڈ رے نے دربار لیوی منعقد فرمایا جس میں بہت صاحب شامل تھے +

بمبئی ۹ جنوری گوا کی تمام فوج کو موزمبق جانیکا حکم ہوا ہے جس سے گوا بالکل غیر محفوظ ہو جائیگا +

۸ **جنوری** کا ٹائمز لکھتا ہے کہ پرتگال اور انگلستان میں جنگ عنقریب ہونیوالا ہے +

زنجبار ۷ جنوری۔ جو برٹش جہاز اسوقت یہاں جمع ہیں سر بمہر احکام لیکر بندرگاہ سے علیحدہ رخصت ہو رہے ہیں +

ٹائمز ناقل ہے کہ گورنمنٹ پرتگال نے برٹش جہازوں کو حکم دیا ہے کہ برٹش کونسل کی چٹھیات و مراسلات انگلستان کو ہرگز نہ لیجائیں +

لنڈن ۸ جنوری۔ سیوبچ کا اخبار ناقل ہے کہ زار کی گذشتہ علالت اُس مرض قرع کے باعث تھی جو یورپ کے حادثہ ریلوے سے لاحق ہوا +

سر دیوا سنگھ صاحب کی تعزیت کا اظہار بذریعہ تار جناب مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے دھولپور سے فرمایا +

دہلی انبالہ و کالکا ریلوے اُمید ہے پہلے دہلی سے انبالہ تک جاری ہو جائیگی +

پشاور اور چترال کے مابین باقاعدہ سلسلہ ڈاک جاری کرنیکا مسئلہ زیر بحث ہے +

صاحب ڈپٹی کمشنر راولپنڈی نے اُس چور پٹھان کو جس نے ٹھاکر داس کے مکان میں نقب زنی کر کے مالک مکان پر مہلک حملہ کیا تھا ۱۲ سال قید بامشقت اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی +

انگلستان میں ایک نیم حکیم عبدالکریم نام کو ایک عورت کی آنکھ خراب کرنیکے جرم میں ۵۰ پونڈ جرمانہ ہوا +

ساسون (ارمینا) کی رعایا نے باغی ہو کر ترکی سپاہ کو نکال دیا مفسدوں کو روسیوں نے مدد دی ۲ توپیں اُنکے ہاتھ لگیں +

بنگال گورنمنٹ تیوہاروں کی تعطیلوں کے کم و بیش کرنیکے سوال پر غور کر رہی ہے +

بریلی کے وکیل وسیع حیدر صاحب جنپر قتل کا مقدمہ قایم ہوا ہے دورہ سپرد کئے گئے +

سر پیپل گریفن مع لیڈی صاحبہ جمعہ کے روز انگلستان سے روانہ ہوئے کہ برہما میں کان ہائے زمرد کا معاینہ کریں +

مہاراجہ صاحب ہولکر نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ پلوں دھرم سالاؤں لڑکیوں کے مدرسے اور یتیم خانے ریاست میں قایم کئے جانیکے واسطے منظور کئے +

سوجت علاقہ مارواڑ میں مسمی جواہر مل کے لڑکے کے گلے سے طلائی ہنسلی مالیت دو سو روپیہ کسی نے نکال لی تا حال پتہ ندارد +

پاولٹ صاحب رزیڈنٹ جودھپور سرحد جیسلمیر مارواڑ پرسعد پنڈت مادھو پرشاد سرحد کے فیصلہ میں مشغول ہیں دیکھئے کیا نتیجہ نکلے +

ڈیلی نیوز ناقل ہے کہ سلطان روم نے لارڈ سالسبری سے درخواست کی کہ لنڈن کے اخباروں کو جنہوں نے کریٹ کے حالات جور و ظلم لکھے بند کر دیں +

برازیل کی دیکھا دیکھی اہل کینڈا کو جمہوری حکومت کا شوق لگا ہے یہہ علاقہ امریکہ میں واقع ہے اور انگلستان کا باجگذار ہے +

فرانس کی فوج اسقدر مرتب ہے کہ بارہ لاکھ سپاہی بوقت ضرورت تیار ملیں ۱۸۷۰ء کے مقابلے میں فرانسیسی فوج زیادہ آراستہ ہے +

ولیعہد شاہ یونان کی شادی کی خوشی میں ۱۵ لاکھ روپیہ شہر اتھینز کی درستی میں صرف کیا گیا +

ملک راجپوتانہ کے ایجنٹ گورنر جنرل کرنیل والٹر صاحب ابتدائے ۲۰ مارچ ۱۸۹۰ء سے پنشن یاب ہو جاینگے +

ولایت میں ہندوستانی کونسل کے ممبروں کی تعداد بجائے ۱۵ کے ۱۰ کر دی گئی +

کریٹ کے متعلق روس اور یونان میں شور ہوا ہے یونان اہل کریٹ کی حمایت کریگا۔ اور روس یونان کی +

ڈسمبر کے آخری ہفتہ کے اختتام تک پنجاب میں کہیں بارش نہیں ہوئی۔ اسکی اشد ضرورت ہے۔ غلہ کا نرخ گراں ہوتا جاتا ہے +

سرکاری خبریں

موصول مطبع

اے۔ سی مارشل صاحب بہادر اکسٹرا جوڈیشنل اسسٹنٹ کی رخصت سے واپس آنے پر خان بہادر

نصیر الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور سے بجائے خان بہادر محمد لطیف صاحب کے بطور ڈسٹرکٹ جج معہ اختیارات سماعت اپیل جھنگ تبدیل ہوئے +

بجائے خان بہادر محمد حیات خان صاحب سی ایس آئی اسسٹنٹ کمشنر کے جو امرتسر میں بطور اڈیشنل ڈویزنل جج مقرر ہوئے ہیں محمد لطیف خان صاحب اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ جھنگ سے گورداسپور کو تبدیل ہوئے +

رائے بہادر دلباغ رائے صاحب تحصیلدار مری بطور قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہزارہ مقرر ہوئے +

صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند کے حضور سے واکٹری سارٹیفکٹ پر ہیوز صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر پنجاب کو ایکماہ کی رخصت مزید عطا ہوئی +

رائے بہادر آیا رام صاحب بی اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مظفرگڈھ کو ۱۰ یوم کی رعایتی رخصت اسی تاریخ سے عطا ہوئی جبکہ خان بہادر سید ولاور علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جو گورداسپور سے بجائے اُن کے مظفرگڈھ جاتے ہیں اُنہیں کام سے سبکدوش کریں +

رائے بہادر خوشحال سنگھ قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر سے گورداسپور تبدیل ہوئے اور بجائے اُنکے لکھمی داس صاحب منصف بطور اکسٹرا اسسٹنٹ کے امرتسر میں کام کرینگے +

خان بہادر راجہ جہانداد خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر شاہپور سے جہلم اور رائے بہادر ہربنس لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جہلم سے شاہپور تبدیل ہوئے +

رائے بہادر کرم چند صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ راولپنڈی سے بجائے رائے بہادر جگل کشور صاحب اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کے جو پنشنیاب ہوتے ہیں رہتک تبدیل ہوئے +

تار کی خبریں

بمبئی ۹ جنوری ایکٹ قماربازی کی ترمیم کا مسودہ پیش ہوا۔ چونکہ اکثر لوگ بارش کے ہونے یا نہ ہونے سے بھاری جوا کھیلتے ہیں اس لئے اس مسودہ سے اُس کا انسداد مدنظر ہے +

لنڈن ۸ جنوری۔ ٹائمز لکھتا ہے کہ پرتگال اور انگلستان کے معاملات کے تعلقات اسقدر نازک ہو رہے ہیں کہ جنگ دنوں بلکہ گھنٹوں کا معاملہ ہے +

لنڈن ۹ جنوری حضور ملکہ معظمہ کو لیڈی چرچل کی وفات سے بہت رنج ہوا ہے ایک ماہ تک کورٹ میں ماتم رہیگا۔ لیڈی مرحوم حضور ممدوحہ کی چالیس سال سے دلی شفیق تھیں +

الہ آباد ۸ جنوری صاحب جوڈیشل کمشنر اودھ کے پاس وکالت کی سند حاصل کرنیکے لئے دو درخواستیں گذری ہیں دونو اُمیدوار ایسے ہیں جو پہلے جوڈیشل پر نشست اختیار کر چکے ہیں۔ ایک غیر متعہد ڈپٹی کمشنر ہیں جو سروس سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ اور دوسرے ایک مسلمان ڈپٹی کلکٹر ہیں جو ابھی مستعفی ہوئے ہیں دونوں صاحبوں نے اپنے جوڈیشل تجربہ پر دعوی کو مبنی کیا تھا مگر دونو درخواستیں مسترد ہوئیں +

کلکتہ ۹ جنوری کل رات بنگال کلب کے ممبروں نے ہز رائل ہائنیس پرنس البرٹ وکٹر کو دعوت دی کلب کے مکانات کی روشنی قابل دید تھی۔ ۱۷۰ صاحب اس دعوت میں شریک ہوئے جیکے آنریبل آرشیبس پریزیڈنٹ تھے صاحب چیرمین نے فصاحت سے ہز رائل ہائنیس پرنس اور ڈیوک آف کیناٹ کی صحت کی تحریک کی +

اشتہار

ہمکو ایک لایق مسیحی شخص واسطے کتب فروشی کے درکار ہے چاہیے کہ وہ دیندار ہو۔ اور وعظ کرنا بھی جانتا ہو۔ اور کچھ انگریزی بھی جانتا ہو۔ تاکہ اپنے مفوضہ کام کا حساب کتاب بخوبی دے سکے۔ اور چاہیے کہ وہ اپنی دینداری کا خوب نمونہ دکھلادے تاکہ اُسکی سعی و کوشش سے کتابیں بہ نسبت سابق کے زیادہ بکیں ہم اُسکو مبلغ عہ روپیہ تنخواہ دینگے۔ اور نیز کتابیں جو فروخت ہونگی اُنکی فروخت کے مطابق فی روپیہ چار آنہ کمیشن بھی ملیگا۔ چاہیے کہ اُمیدوار اپنے نیک چال چلن کا خط اُسی مقام کے پادری صاحب سے لیوے اور اپنی درخواست معہ اپنی اسناد کے مفصلہ ذیل صاحب کے نام بھیجے +

المشتہر

پادری جوکس صاحب چرچ مشن پشاور

لودیانہ

ہم اس خبر کو بڑی خوشی سے لکھتے ہیں کہ سردار حسن علی خان صاحب مصاحب لاٹ صاحب پنشنیاب ہو کر یہاں کے آنریری مجسٹریٹ ہوئے +

بارش ابھی تک نہیں ہوئی خداوند کریم اپنا فضل کرے نرخ غلہ دن بدن گران ہوتا جاتا ہے +

ہمارا لوکل رپورٹ اسبات کا شاکی ہے کہ پتنگ بازی یہاں آجکل کثرت سے ہوتی ہے +

صحت اچھی ہے پیدائش ۳۹۔ اموات ۲۹ +